۳۔ ابن أبی العز الحنفی لکھتے ہیں : "علماء کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ نیت کا محل دل ہے، اس بات پر بھی ان کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے دل سے نیت کی زبان سے کوئی کلام نہیں کی، تو اس کی یہ نیت کافی ہے" (الاتباع : ٦٢)

۴۔ امام ابن القیم لکھتے ہیں : "زبان کے ساتھ نیت کرنا بدعت ہے، تابعین میں سے کسی نے بھی اسے مستحسن نہیں کہا ہے اور نہ ہی چاروں اماموں نے اسے مستحسن کہا ہے"۔ (زاد المعاد : ١ / ٢٠١)

الحاصل : زبان سے نیت کرنا بدعتِ سیئہ، قبیحہ اور مذمومہ ہے۔

اس مسئلہ کی تفصیل "مجموع الفتاویٰ : ٢٢ / ٢٣٥-٢٥٨" اور "إغاثۃ اللہفان : ١ / ١٥٦-١٥٩" میں دیکھیں۔

سوال : کیا ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے ؟ السائل : مرزا محمد رفیق جہلم

جواب : اس بات پر ائمہ مسلمین کا اتفاق ہے، کہ مرد کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے، جیسا کہ عمر بن أبی سلمہ کہتے ہیں : (رأیت رسول الله ﷺ یصلی فی ثوب واحد مشتملاً به فی بیت أم سلمة واضعاً طرفیه علی عاتقیه) : "عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہؓ کے گھر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، آپ ﷺ نے اس کپڑے کے دونوں کنارے اپنے دونوں کندھوں پر ڈال رکھے تھے"۔

(صحیح البخاری مع الفتح : ١ / ٤٦٩) (صحیح مسلم مع النووی : ٤ / ٢٣٢)

ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھی جائے، تو ظاہر ہے سر ننگا ہی ہوگا۔

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا : (لا یقبل الله صلاة حائض إلا بخمار) : "اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے قبول نہیں کرتے ہیں" (ابو داؤد : حدیث ٦٤١) اس حدیث کو ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے، قتادہ مدلس کی متابعت ہشام بن حسان اور ایوب السختیانی نے کر رکھی ہے۔

اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ مرد کی ننگے سر نماز ہو جاتی ہے۔

۳۔ سیدنا عمرؓ نے ایک آدمی کو نماز کی حالت میں لومڑی کی کھال کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا، آپؓ نے حالت نماز میں اس کو دور پھینک دیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ : حدیث ٧٤٦٤)

اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس آدمی نے دوبارہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھی ہو۔

حنفیوں، دیوبندیوں اور بریلویوں کے نزدیک مرد کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے، ملاحظہ فرمائیں :

۱۔ ابن نجیم حنفی (متوفی : ٩٧٠ھ) جنہیں حنفی مذہب میں ابو حنیفہ ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے وہ لکھتے ہیں : "صلی مکشوف الرأس لم یکره" : "ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے" (الاشباہ والنظائر : ١٩٥)

بعض حنفی فقہاء نے بہ نیت عاجزی کے سر ننگے نماز مرد کے لئے پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری : ١ / ١٠٦)

(فتاویٰ شامی : ۱/ ۴۷۴ ۔نزھۃ النواظر علی الأشباہ والنظائر لابن عابدین حنفی، متوفی : ۱۲۵۲ھ : ۱۹۵)

۲۔ اسی شرط کے ساتھ دیوبندیوں کے نزدیک بھی جائز ہے (دیکھیں فتاویٰ دارالعلوم دیوبند : ۴ / ۹۴)

بلکہ علامہ رشید احمد گنگوہی حنفی جو اکثر اپنے بارے کہا کرتے تھے :

''سن لو! حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر'' (تذکرۃ الرشید : ۲ / ۱۷)

وہ لکھتے ہیں : ''تارکِ عمامہ (پگڑی) سے جدال (جھگڑا) کرنے والا جاہل ہے''۔

نیز لکھتے ہیں : ''بلا عمامہ امامت کرنا درست بلا کراہت کے ہے، اگرچہ عمامہ پاس رکھا ہو، البتہ عمامہ سے ثواب زیادہ ہوتا ہے''۔ مزید لکھتے ہیں : ''اگرچہ مقتدی سب متعمم (عمامہ باندھے) ہوں اور امام بلا عمامہ ہو تو نماز کسی کی بھی مکروہ نہیں ہوتی ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ : ۳۲۵، ۳۲۶)

۳۔ امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی کہتے ہیں : ''اگر بہ نیت عاجزی ننگے سر پڑھتے ہیں تو کوئی حرج نہیں''۔ (احکامِ شریعت : ۱۳۰) جب ان سے پوچھا گیا کہ اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوں اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں ؟ تو جواب دیا : ''نماز بلا تکلف درست ہوگی''۔ (عرفانِ شریعت : ۱۲) حنفی فقہاء نے جو بہ نیت عاجزی کے سر ننگے نماز پڑھنے کے لئے جو شرط لگائی ہے، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

لطیفہ : عبدالواحد بن علی حنفی متوفی ۴۵۶ھ کے بارے میں علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی لکھتے ہیں :

''لم یکن یلبس السراویل ولا علی رأسہ غطاء'' ''وہ شلوار بھی نہیں پہنتا تھا اور نہ ہی اپنے سر پر کوئی ڈھانپنے والی چیز رکھتا تھا''۔ (الفوائد البہیہ : ۱۳۱)

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی (حضرو) اٹک لکھتے ہیں : ''بعض مساجد میں نماز کے دوران سر ڈھانپنے کو بہت اہمیت دی جاتی ہے، اس لئے انہوں نے تنکوں کی بنی ہوئی ٹوپیاں رکھی ہوتی ہیں، ایسی ٹوپیاں نہیں پہننی چاہیں کیونکہ وہ عزت اور وقار کے منافی ہیں، کیا کوئی ذی شعور ایسی ٹوپی پہن کر کسی پر وقار مجلس وغیرہ میں جاتا ہے ؟ یقیناً نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری دیتے وقت تو لباس کو خصوصی اہمیت دینی چاہیے اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ ﴿یابنی آدم خذوا زینتکم عندکل مسجد﴾ (الاعراف : ۷ / ۳۱) ترجمہ : ''اے اولاد آدم! تم ہر مسجد کی، حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو'' اس کے علاوہ سر ڈھانپنا اگر سنت ہے اور اس کے بغیر نماز میں نقص رہتا ہے، تو پھر ڈاڑھی رکھنا تو اس سے بھی زیادہ ضروری ہے، کیا رسول اللہ ﷺ نے ڈاڑھی کے بغیر کوئی نماز پڑھی ہے ؟ اللہ تعالیٰ فہم دین اور اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرمائے''۔ (ھدیۃ المسلمین : ۲۳)